



جو آپ پوچھنا چاہتی ہیں
(خواتین کے لیے طبی فقہی معلومات)



پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (پیما)
(شعبہ خواتین)

پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (پیما)
(شعبہ خواتین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے خواتین اور ان کے اہل خانہ بعض اوقات مختلف ادویات کا شکار رہتے ہیں نیز وہ ڈاکٹرز سے بہت سی باتوں کی وضاحت چاہتے ہیں۔ اس ضرورت کے پیش نظر یہ گائیڈ بک تیار کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خواتین سے فرمایا۔

”کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اس سے راضی ہوتا اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسا کہ اللہ کی راہ میں دن کو روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے کا۔ پھر جب اس کو روزہ ہوتا ہے اس کے لیے اس پر جو اجر و ثواب مخفی رکھا گیا ہے اس کو آسمان اور زمین والوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔ جب وہ بچہ بنتی ہے اور بچہ اس کے جتنے گھونٹ دودھ چوستا ہے ہر دفعہ اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور اگر اس کو بچے کے سبب جاگنا پڑے تو اس کو راہ خدا میں 70 غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے“ (طبرانی)

بلوغت:

□ بچیوں کی بلوغت کے ساتھ ماہواری کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کے شروع میں بےقاعدگی ہو سکتی ہے یعنی کم آنا زیادہ آنا یا کئی کئی ماہ نہ آنا۔ ایسی صورت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، کچھ عرصے بعد ماہواری خود بخود صحیح ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی پریشانی محسوس کریں یا ماہواری زیادہ آئے تو ماہر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ غیر ضروری ادویات سے گریز کریں۔

□ ماہواری میں نیم گرم پانی سے نہانا طبی لحاظ سے فائدہ مند ہے اور دین اسلام میں بھی ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے

حمل:

□ اگر میاں بیوی ساتھ رہتے ہوں تب بھی نارمل جوڑے کو سال یا اس سے زائد وقت بھی حمل ٹھہرنے میں لگ سکتا ہے۔ شادی کے چند ماہ بعد ہی بچے کا علاج شروع کروانے سے فائدے کے بجائے نقصانات ہوتے ہیں اور بعد میں نسوانی امراض پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

□ حمل ٹھہرنے کو اللہ کی رحمت سمجھئے، اپنے لیے مصیبت یا وبال جان سمجھ کر ضائع کروانے کی کوشش کفرانِ نعمت ہی نہیں جسٹانی نقائص پیدا کرنے کا بھی باعث بنتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”بے شک ان کا قتل ایک بہت بڑا گناہ ہے“

□ حمل کے دوران وقفے وقفے سے کچھ کھاتے رہیں۔ اگر اس دوران کمزوری محسوس ہو یا بلڈ پریشر کم ہو جائے یا ایسی ہتلی ہو تو کچھ کھاپی لیں۔ تلی ہوئی چیزوں کے بجائے صحت بخش چیزیں، پھل و دودھ استعمال کریں۔ نماز فجر کے وقت کھانا پینا ان نکالیف کو خاصا کم کر دیتا ہے۔

□ حمل کے دوران ازدواجی تعلق نہ تو طبی لحاظ سے مضر ہے نہ اسلام میں اس پر کوئی پابندی ہے اس سلسلے میں تمام مفروضات اور توہمات غلط ہیں۔ البتہ ڈاکٹر کسی مخصوص صورتحال میں خود مشورہ دیں تو عمل کرنا چاہیے۔

□ حمل کی مدت میں بہتر ہے کہ میاں بیوی ساتھ رہیں اس دوران خاتون مختلف جسمانی و ذہنی دباؤ کا شکار ہوتی ہیں اور شوہر کے ساتھ وہ ان نکالیف کو زیادہ بہتر انداز میں برداشت کر سکتی ہیں۔ ہماری سوسائٹی میں لڑکیوں کو حمل کے فوراً بعد میکے جانے پر پابندی لگا دی جاتی ہے اسی طرح آخری مہینوں میں وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا چاہ رہی ہوتی ہے تو اس کو زبردستی میکے بھیج دیا جاتا ہے ایسی روایات سخت ذہنی دباؤ کا باعث بنتی ہیں۔ ایسے معاملات کو حاملہ عورت کے ساتھ خوش اسلوبی سے طے کرنا چاہیے۔ جدید سائنسی تحقیق کے مطابق جو مائیں حمل کے دوران ذہنی و نفسیاتی دباؤ کا شکار رہتی ہیں ان کے بچے بھی نفسیاتی طور پر مستحکم نہیں ہوتے۔

□ حمل کے دوران اور اس کے علاوہ بھی دوپہر میں کچھ آرام کرنا صحت کے لیے فائدہ مند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوپہر کے آرام اور رات کے آرام کو سورۃ نور آیت نمبر ۸۵ میں پردے کے اوقات میں بیان کیا ہے۔ اور حکم دیا کہ اس وقت میاں بیوی اپنے کمرے میں آرام کریں تو گھر کے لوگ بلا اجازت کمرے میں نہ جائیں۔

□ حمل کے دوران ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق باقاعدگی سے چیک اپ کروائیں، خصوصاً آخری مہینے میں جب بلڈ پریشر بڑھنے، بچے کے پانی میں کمی اور افزائش رک جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

□ وضع حمل کا جو وقت ڈاکٹر نے دیا ہو اس کے بعد بغیر ڈاکٹر کے مشورے کے پیٹھ کرورڈ کا انتظار کرنے سے بچنے کے پیٹ میں ختم ہونے یا آپریشن سے ڈیپوری کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

□ حمل کے ابتدائی ایام میں اگر ناف سے نیچے کسی وقت شدید درد ہو تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

□ حمل کے دوران ٹیسٹ کے ذریعے خون میں کمی یا دیگر بیماریوں کے بارے میں معلوم کیا جاتا ہے۔ لہذا ٹیسٹ ضرور کروائیں۔

- شوہر یا اہل خانہ میں کوئی مرد ضرور موجود ہوں۔
- اگر ڈاکٹر خون کا انتظام کرنے کو کہیں تو مال منول نہ کریں۔ کیونکہ خون کا انتظام کرنے میں 3 گھنٹے لگتے ہیں جو انتظام نہ کرنے کی صورت میں مریض کی زندگی کے لیے خطرناک ہو سکتی ہے۔

ولادت:

- ولادت کے بعد بچے کے دائیں کان میں اذان دلوائیں اور بائیں کان میں اقامت۔
- بچے کو ماں کا دودھ پلائیں۔ چائے، پانی یا دیگر چیزیں بچے کے لیے سخت مضر ہیں۔
- ابتدائی ایام میں ماں کا دودھ پتلا یا سفید ہوتا ہے۔ یہ دودھ آئندہ زندگی میں بچوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
- دودھ جلد از جلد پلانا شروع کر دیں اس میں تاخیر جھکے کی بیماری کا باعث بن سکتی ہے۔

سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۳۳ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

”مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال دودھ پلائیں“

- اس میں لڑکا اور لڑکی کا فرق نہیں۔ بلکہ اسلامی اعتبار سے دونوں کو دو سال دودھ پلائیں۔
- اگر خدانخواستہ ماں کا دودھ میسر نہ ہو تو بچے سے دودھ پلائیں فیڈر دینے کی صورت میں ہر مرتبہ فیڈر کو ابالیں۔ نسل کو پانی ایلنے کے بعد تین منٹ اور فیڈر پانچ منٹ مزید ابال لیں۔ ایک مرتبہ فیڈر سے بچے جس قدر دودھ پی لے اس کے بعد باقی دودھ ضائع کر دیں۔ فیڈر میں پانی اور دودھ کا تناسب ڈبے میں درج تناسب کے حساب سے دیں۔
- ماں کا دودھ پینے والے بچوں کو 4 ماہ تک پانی نہ دیں۔ گرمی کی شدت ہو تو وقفے وقفے سے دودھ پلائیں۔
- جن ماؤں کو دودھ کی کمی کی شکایت ہو وہ پانی زیادہ استعمال کریں، دودھ اور شوربے والی چیزیں استعمال کریں
- ناکوں اور آپریشن والے مریضوں میں دودھ کا استعمال نہایت مفید ہے۔
- آپریشن کے بعد مریض کو دو ماہ تک وزن اٹھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ دیگر کام وہ اپنی جسمانی صحت کے مطابق کر سکتی ہیں۔ خصوصاً ہلکا چلنا پھرنا صحت کے لیے مفید ہے۔ ولادت کے بعد ٹھنڈا پانی صحت کے لیے نقصان دہ نہیں ہے اور یہ خیال کہ زیادہ پانی پینے سے پیٹ بڑھ جائے گا بالکل غلط ہے۔ دودھ پلانے والی ماؤں کو زیادہ سے زیادہ پانی پینا چاہیے۔ اس سے دودھ زیادہ ہوگا اور قبض بھی ٹوٹتا ہے۔
- ولادت کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو نیم گرم پانی سے غسل کر لیں اس کے لیے روایتی طور پر چھ دن انتظار کرنے

- دوران حمل قبض کی شکایت ہو تو اسپتال کی بھوسی، ہری سبزیاں اور پانی کا زیادہ استعمال کرنا فائدہ مند ہوگا۔
- اگر دوران حمل شکر کی بیماری ہو جائے اور ڈاکٹر اس کے علاج کے لیے انسولین تجویز کریں تو بلا جھجک شروع کر دیں یا دیکھیے انسولین کے بارے میں یہ خیال کہ اس کی عادت پڑ جاتی ہے سخت غلط ہے۔ اور علاج میں کوتاہی حاملہ عورت کو مستقل طور پر شکر کا مریض بنا سکتی ہے اور بچے کی موت کا باعث بن سکتی ہے۔
- دوران حمل آئرن اور کیلشیم کا استعمال پابندی سے کریں۔ مگر دونوں دواؤں میں چند گھنٹوں کا وقفہ کریں۔ ولادت کے بعد بھی کم از کم تین ماہ تک آئرن اور کیلشیم کا استعمال کریں۔ دودھ پلانے والی ماؤں کو دوران رضاعت دودھ بھی استعمال کرنا چاہیے اور کیلشیم بھی۔
- حمل کے دوران ہر چیز کھائیں، مثلاً انڈا، مرغی، مچھلی شہد اور کھجور وغیرہ کو گرم غذا سمجھ کر ترک نہیں کریں۔ زچہ کو بھی انڈا، دودھ، گوشت، روٹی، سالن اور چاول ہر چیز دی جاسکتی ہے اور کسی پرہیز کی ضرورت نہیں۔
- دوران حمل الٹراساؤنڈ بچے کی صحت کے لیے بالکل نقصان دہ نہیں ہے۔ البتہ ایکس رے نقصان دہ ہے۔
- دوران حمل اگر جسم پر سوجن ہو تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ پیرلکا کر بیٹھنے زیادہ دیر کھڑے ہو کر کام کرنے یا اکڑوں پیچھے کر کام کرنے سے بھی سوجن بڑھ جاتی ہے۔ اگر بلڈ پریشر نارمل ہے تو لیٹنے وقت پیروں کے نیچے تکیہ رکھنے سے سوجن کم ہو جائے گی۔
- دوران حمل بلڈ پریشر کی زیادتی جان لیوا بیماری ہے۔ چہرے اور جسم پر سوجن کا آنا اس کی واضح علامت ہے۔ ڈاکٹر سے رجوع نہ کرنے کی صورت میں جھکے پڑنے سے ماں اور بچے کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ لہذا دوا ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق پابندی سے لیں۔ بلڈ پریشر کنٹرول ہو جائے پھر بھی دوا اپنی مرضی سے بند نہ کریں۔
- حمل کے آخری دنوں میں درد، پانی یا خون کی شکایت ہو تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ آخری دنوں میں ہاتھوں کی پشت پر ہندی لگانے سے گریز کریں تاکہ نبض ڈھونڈنے میں مشکل نہ ہو۔

زچگی:

- زچگی کے لیے اگر وقت میسر ہو تو غسل کریں۔ اور زیر ناف بال صاف کریں۔
- سامان کے بیگ میں اپنے لیے ایک بڑا ہینٹی کوٹ ضرور رکھیں تاکہ دوران چہیک اپ ستر پوشی ہو سکے۔
- زچگی کے لیے عورت کے داخل ہونے کے بعد ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کریں اس دوران جب تک ولادت نہ ہو

کی ضرورت نہیں۔

□ ولادت کے بعد دائیں کان میں آذان اور بائیں کان میں اقامت کہلوائیں۔ چھٹی کی غیر اسلامی رسم کرنے کے بجائے اسلامی طریقے پر ساتویں دن عقیدہ کریں کہ یہ بچے کی جان کا صدقہ ہے۔ ساتویں دن بچے کا نام رکھیں اور بال اتروائیں۔

□ بچوں کو حفاظتی ٹیکے ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق لگوائیں۔

□ بچے کی ناف پر تیل سرمہ بالکل نہ لگائیں خشک رکھنے سے ناف جلدی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اگر ناف میں معمولی سی بھی خرابی محسوس ہو یا پیلے دانے نظر آئیں تو فوراً بچوں کے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

□ بچے کو موسم کے حساب سے لپیٹ کر رکھیں۔ گرمیوں میں پتی چادر اور سردیوں میں کپل استعمال کر سکتے ہیں۔ گرمیوں میں زیادہ لپیٹنے سے بچے بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

□ بچہ اگر مستقل زیادہ روئے تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ عموماً بچہ بھوک سے یا گیلا ہونے پر روتا ہے۔ فوری طور پر ماں کا دودھ یہ کہہ کر چھڑا دینا کہ ماں کا دودھ پورا نہیں ہو رہا بچے کے لیے سخت مضر ہے بلکہ ماں کو دودھ پلانگس پانی زیادہ دیں اور اس کی خوراک پر توجہ دیں۔

□ ماں کے ٹھنڈا پانی پینے یا جن چیزوں کو ہمارے یہاں گرم، ٹھنڈا یا بادی کہنے کا رواج ہے الغرض کسی بھی چیز کے کھانے سے نہ تو بچے کو نزلہ، کھانسی اور بخار ہوتا ہے اور نہ ہی پیٹ میں درد ہوتا ہے لہذا ماں کی خوراک پر بے جا پابندی کے بجائے ڈاکٹر سے رابطہ کرنا چاہیے۔

□ بچے کے تختہ کروانے میں جلدی نہ کریں کم از کم انتظار کریں کہ اسکی ناف ٹھیک ہو جائے اور اگر یرقان کا اثر ہے تو وہ بھی صحیح ہو جائے۔ تختہ مستند ڈاکٹر سے اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق کروائیں۔

□ نومولود کو دودھ پلانے کے بعد ڈاکر دلائیں اور کروٹ پر لٹائیں۔ بچے کو چت بالکل نہ لٹائیں۔

□ نومولود کو اکیلے بالکل نہ چھوڑیں مبادا کوئی چیز اس کو نقصان نہ پہنچائے البتہ دھاگہ باندھنا، سر ہانے استریا قینچی رکھنا اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ انسان کی حفاظت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قینچی یا استریا رکھنے سے

حدیث رسول ﷺ میں بھی ممانعت کی گئی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ مسلمان خواتین کو بہترین مائیں بنائے تاکہ ان کی گود سے پلنے والی نسل امت کا سرا مایا بنے۔ (آمین)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

”علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے“ (ابن ماجہ)

ہر مسلمان پر طہارت، نماز، روزے کے مسائل، مالدار ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے بارے میں جاننا واجب ہے۔ ہمارے یہاں عوام الناس کے درمیان دینی فرائض کی ادائیگی کے حوالے سے عموماً کم علمی پائی جاتی ہے اور اکثر اوقات اپنے بنائے ہوئے غلط تصورات اور کم علمی اور کم فہمی کی وجہ سے وہ فرائض کی ادائیگی سے رک جاتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف فرض ادا نہ کرنے کا وبال بلکہ علم نہ حاصل کرنے کا وبال بھی ہوتا ہے۔ اس کتابچے کی اشاعت کا مقصد خواتین کو بنیادی طبی فقہی معلومات فراہم کرنا ہے۔ تاکہ وہ کم از کم فرائض کی ادائیگی میں اپنی کم فہمی کی وجہ سے کوتاہی نہ کریں۔ نیز یہ ان کے لیے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے شوق پیدا کرنے کا باعث بھی بنے۔

طہارت

رسول ﷺ نے فرمایا: ”صفائی نصف ایمان ہے“

□ بلوغت کے ساتھ بچوں کو طہارت کے آداب سکھائیے۔

□ بلوغت کے بعد غیر ضروری بالوں کی صفائی کا اہتمام پندرہ دن یا زیادہ سے زیادہ چالیس دن میں کر لینا چاہیے۔ صفائی نہ کرنا اسلامی فطرت کے خلاف اور گناہ ہے۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

□ ماہواری کے اختتام پر اور نفاس یعنی بچہ کی ولادت کے بعد ہونے والی ناپاکی کے اختتام پر اور جنابت یعنی ازدواجی تعلق کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

□ ماہواری کی مدت تین دن، پانچ دن یا سات دن یا دس دن ہے۔ جب بھی خون آنا بند ہو جائے غسل کر لینا چاہیے۔ بعض خواتین پورے سات دن انتظار کر کے غسل کرتی ہیں اور اتنے دن نماز چھوڑے رکھتی ہیں۔ یہ کم علمی اور غلط ہے۔ اسی طرح بچے کی ولادت کے بعد زیادہ مدت چالیس دن ہے لیکن اگر اس سے پہلے خون آنا بند ہو جائے وہ دس دن بھی ہو سکتی ہے تو غسل کر کے نماز روزہ کی ادائیگی کرنی چاہیے۔ پورے چالیس دن نماز سے رکے

رہنا گناہ ہے۔

□ ماہواری میں دس دن کے بعد اور نفاس میں چالیس دن کے بعد بھی اگر خون جاری رہے تو دسویں دن ماہواری اور چالیسویں دن نفاس کے اختتام پر غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دینا چاہیے۔ نماز کے لیے پاک صاف کپڑے پہنے اور ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے، اس ضمن میں اکثر خواتین یہ کہتی ہیں کہ دل نہیں مانتا یہ سخت جہالت کی بات

ہے۔ نماز و روزہ دل کے لیے نہیں اللہ کے لیے ادا کیے جاتے ہیں۔ اور اللہ نے جس طرح حکم دیا ہے اس طرح ادا کرنا فرض ہے۔

□ غسل کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

استحشاء کریں، وضو اس طرح کرے کہ کلی کرتے وقت طلق تک غرارہ کر کے پانی پہنچائیں (روزے کی حالت میں صرف کلی کرنا کافی ہے غرارہ کرنے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے) ناک میں پانی اس طرح ڈالیں کہ ہڈی تک پہنچائیں (روزے کی حالت میں ہڈی تک نہ چڑھائیں) اور وضو کے بعد پورے جسم کو اس طرح دھوئیں کہ جسم میں بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔ خواتین کو غسل اور وضو کے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ بعض اوقات روٹیوں کا آنا نخنوں کے کناروں پر سوسکھ جاتا ہے اگر بال برابر جگہ خشک رہ جائے تو غسل اور وضو نہیں ہوتا۔

□ ناپاکی کے بارے میں یہ تصورات کہ ایسی خواتین کے بیٹھنے بستر ناپاک ہو جاتا ہے یا وہ جائے نماز کو بھی نہیں چھو سکتیں یا وہ قرآن سن بھی نہیں سکتیں یا دینی محفل میں شریک نہیں ہو سکتیں سب غلط ہے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مومن ناپاک نہیں ہوتا جسم ناپاک ہوتا ہے“

ایسی خواتین درس قرآن کی محفل میں بھی شریک ہو سکتی ہیں البتہ نماز، روزہ، قرآن کو چھونا اور مساجد میں داخل ہونا منع ہے۔

نماز

نماز ایمان کے بعد پہلا فرض ہے۔ اس کی ادائیگی میں کوتاہی بڑے وبال کی بات ہے۔

اپنی تمام تر مصروفیات اور مسائل کے باوجود نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔ خواتین اس معاملے میں کوتاہی کرتی ہیں۔ مثلاً بچے نے کپڑے میں پیشاب کر دیا، چھینٹیں پڑ گئے۔ یا کام کے دوران وقت نہیں ملا جیسے عذر عام ہیں۔ یاد رکھیں اول دور سے اللہ کی نیک بندگیوں کے ساتھ یہ مسائل رہے ہیں اور وہ ان سب مسائل کے ساتھ نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرتی رہی ہیں۔ نماز سے متعلق فقہی مسائل کے حوالے سے بھی خواتین پریشان ہو جاتی ہیں اور شرم کی وجہ سے پوچھنے سے ہچکچاتی ہیں۔ کچھ اہم مسائل درج ذیل ہیں۔

پانسی کا آنا: (Vag. Discharge)

□ طبی نقطہ نگاہ سے خواتین کو پانی کا آنا ایک نارمل بات ہے البتہ اس کے ساتھ خارش یا بدبو ہونا ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ بعض جعلی طبیب اس کو خواتین کی سنگین بیماری قرار دیتے ہیں جس سے ہڈیوں کا گودا ابھ جاتا ہے۔ یہ بات

بالکل غلط ہے۔ پانی خواہ کسی بھی رنگ اور کسی بھی قسم کا ہو اور کتنا ہی زیادہ ہو، نماز اور روزہ ساقط نہ ہوگا۔ صاف کپڑے پہن کر ہر مرتبہ نئے وضو کے ساتھ نماز کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ اور روزہ رکھنا ہوگا۔

ماہواری کے مسائل:

□ طہارت کے سلسلے میں درج کردیا گیا ہے کہ ماہواری اور نفاس کی مدت کے علاوہ جاری ہونے والا خون خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ نماز ادا کرنا ہوگا۔

اگر ماہواری کے بعد پندرہ دن دے پہلے خون آجائے تو نماز اور روزہ ادا کرنے ہونگے۔ اگر پندرہ دن کے بعد خون آئے تو یہ ماہواری ہے۔ اگر یہ خون پندرہ دن کے بعد آئے لیکن تین دن سے کم وقت میں رُک جائے تو یہ ماہواری نہیں اور اس دوران نماز روزے ادا کرنے ہونگے۔

حمل کے مسائل:

□ دوران حمل جب بھی خون جاری ہو تھوڑا ہو یا زیادہ ماہواری کا خون نہیں ہوگا لہذا نماز بھی پڑھی جائے گی اور روزہ بھی رکھنا ہوگا۔ اسی طرح اگر پانی کی تھیلی پھٹ جائے اور پانی جاری ہو جائے تب بھی نماز اور روزہ کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ مگر ہر مرتبہ نیا وضو اور صاف کپڑے پہننا ضروری ہیں۔ البتہ ڈاکٹر کی ہدایت ہر روزہ توڑا جاسکتا ہے۔

اگر بچہ ضائع ہو جائے:

4 ماہ سے قبل بچہ ضائع ہو جائے تو جب خون آنا بند ہو جائے تو روزہ نماز ادا کریں گے لیکن اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہے تو غسل کر کے نماز و روزہ کی ادائیگی ضروری ہوگی۔ اگر چار ماہ کی مدت کے بعد ضائع ہو جبکہ بچے کے اعضاء بن چکے ہوں تو نفاس کی مدت کا شمار ہوگا جو زیادہ سے زیادہ 40 دن ہیں۔ اگر چالیس دن سے قبل خون رک جائے تو اس سے پہلے ہی نماز اور غسل کی ادائیگی کرنی ہوگی۔

روزے کے مسائل

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی بیماری، سفر کے بغیر ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو وہ اگر اس کے بدلے عمر بھر روزے رکھے تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔“

کسی بھی وجہ سے اگر فرض روزہ نہیں رکھا تو اس کی قضاء رکھنا لازمی ہے۔ روزہ توڑ دینا بڑے وبال کی بات ہے۔ اور

دیگر ہدایات

رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جو اپنی رمتوں اور برکتوں سے فیضیاب کرنے کے لیے سال میں ایک مرتبہ سایہ قلمن ہوتا ہے۔ اس ماہ سے فیوض اور برکات حاصل کرنے کے لیے منصوبہ بندی کریں۔

□ سحری سے پہلے اگر غسل فرض ہو تو روزہ کی نیت کے بعد اور فجر کے بعد بھی غسل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر فجر کے بعد خون رُکے تو اس دن کا روزہ قضا کرنا ہوگا۔

□ ڈاکٹر سے روزہ کے مطابق دوا سمجھ لیں۔ (اندرونی استعمال کی ادویات سے روزہ ٹوٹ جائے گا)

□ ایسی تمام ٹیسٹ جو روزہ کی حالت میں منع ہیں اگر ضروری ہیں تو افطار کے بعد کروالیں، نارمل حمل میں روزہ رکھنے سے بچے یا ماں کی صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔ لہذا حاملہ خاتون اگر روزہ رکھنا چاہتی ہوں اور ان کی صحت بھی مناسب ہو یا کوئی پیچیدگی نہ ہو تو ان کو بلاوجہ روزہ رکھنے سے مت روکیں۔

□ جن خواتین کو بہت زیادہ الٹیاں ہوں (ایک دن میں کئی کئی مرتبہ) انہیں جلدی جلدی کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا اگر وہ روزہ نہ رکھیں تو بہتر ہے۔

□ اگر مریض کو Diabetes (ذیابیطس)، یا بلڈ پریشر زیادہ ہو اور دوا کی خوراک روزہ کے اوقات میں لینا ضروری ہو تو روزہ نہ رکھیں۔

□ زچگی کے کچے دردوں کا دورانیہ بعض اوقات خاصا طویل بھی ہو سکتا ہے لہذا اگر خاتون روزہ مکمل کر سکتی ہوں تو تزوانا صحیح نہیں

□ زچگی کے دوران اگر افطار کا وقت قریب آ گیا ہو تو روزہ توڑوانے میں جلدی نہ کریں۔ کیوں کہ جب تک ڈیپوری نہ ہو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر روزہ کھلنے میں تاخیر ہو تو مریض کی حالت دیکھ کر فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔

□ دودھ پلانے والی مائیں سحر و افطار میں پانی، کھجور اور دودھ کا استعمال زیادہ کریں۔

□ اگر رمضان کے دوران وہ کوئی اور دودھ یا ٹھوس غذا شروع کرنا چاہتی ہوں تو بہتر ہے کہ رمضان کے دس پندرہ دن پہلے سے شروع کر دیں۔ تاکہ روزہ سے بچے کی صحت متاثر نہ ہو۔ یہ مختصر ابتدائی معلومات ہیں تفصیلات یا دیگر معلومات کے لیے اہل علم حضرات سے معلومات حاصل کریں۔ محض اپنی رائے پر عمل نہ کریں۔

جزاک اللہ

سخت گناہ ہے۔ ہمارے یہاں افسوس کی بات ہے لوگ کم علمی کے باعث خود بھی روزہ توڑ دیتے ہیں اور بعض اوقات دیگر افراد بھی بغیر علم کے روزہ توڑ دیتے ہیں۔ دونوں قسم کے لوگ اپنے اس عمل پر جوابدہ ہیں۔ اس لیے ہمیں روزہ کے ٹوٹ جانے یا نہ ٹوٹنے یا توڑنے کی اجازت کے ہونے کا علم ہونا چاہیے۔

طہارت اور نماز کے مسائل سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ جن حالات میں نماز نہیں چھوڑی جاسکتی ان حالات میں روزہ بھی نہیں چھوڑا جاسکتا۔ خواتین دوران حمل و رضاعت یعنی دودھ پلانے کی مدت میں تکلیف باعث یا ڈاکٹر کے مشورے سے روزہ چھوڑ سکتی ہیں لیکن ان روزوں کی قضا لازمی ہے۔ اب ہم روزوں سے متعلق کچھ مسائل پڑھتے ہیں۔

□ اگر کسی نے محض اپنے وہم و خیال سے کہ شاید روزہ کر رکھنے سے مرض پیدا ہو جائے گا یا بڑھ جائے گا۔ نہ اسے خود اس کا تجربہ ہے نہ کسی ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کیا اور روزہ نہیں رکھا تو وہ گناہ گار ہوگا اور اس کو کفارہ دینا ہوگا۔ شریعت کی قدر و قیمت محسوس نہ کرنے والے اور دین کی سمجھ نہ رکھنے والے طبیب کے مشورے پر عمل کرنا صحیح نہیں۔ فقہ ماہر مسلمان طبیب کی رائے پر اعتماد کرتا ہے۔ (آسان فقہ حصہ دوم)

□ الٹی سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر چہ منہ بھر کر ہو۔ ہاں اگر کوئی قصد انگلی ڈال کر الٹی کرے تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

□ ٹیسٹ کے لیے خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

□ دوا کے طور پر انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ طاقت کے انجکشن لگوانے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

□ البتہ ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

□ سانس کے مریض انہیتر استعمال کر سکتے ہیں۔

□ آنکھ اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر کان کا پردہ پھٹ جائے تو روزہ کی حالت میں دوانہ ڈالیں۔ البتہ ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

□ روزہ کی حالت میں دانت نکلوا یا جاسکتا ہے۔

□ روزہ کے دوران اگر زچگی کا درد شروع ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اندرونی معائنہ اور ڈرپ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر مجبوری کی وجہ سے اس حال میں روزہ توڑ دیا جائے تو صرف قضا ہوگی۔